# درحالِ امام محمدؑ باقر علیہ السّلام

راحتِ روحِ امامت ہیں محمدؑ باقرؑ | چشمۂ رُشد و ہدایت ہیں محمدؑ باقرؑ
کاشفِ رازِ مشیّت ہیں محمدؑ باقرؑ | وارثِ علمِ رسالت ہیں محمدؑ باقرؑ

ان کے افکار سے روشن جو ہوئی ہیں شمعیں
محفلِ علم کی جاں اب بھی وہی ہیں شمعیں

ان کے پابوس رہے عالم و فاضل کتنے | فقہ و تفسیر و ادب کر گئے حاصل کتنے
طے ہوئے جادۂ عرفاں کے مراحل کتنے | ہوئے اظہارِ رموزِ حق و باطل کتنے

وہ پڑھائے کہ ہیں دنیا کو سبق یاد اب تک
ان کے شاگرد ہیں استادوں کے استاد اب تک

تھے امام آپ بھی اور ان کے تھے بابا بھی امام | ان کے دادا بھی امام اور تھے نانا بھی امام
باپ ماں دونوں کے جد مورثِ اعلیٰ بھی امام | بخشا اللہ نے جعفرؑ انہیں بیٹا بھی امام

پوتے پھر ان کے امام ایک کے بعد ایک ہوئے
حد ہے خدّام بھی ذیقدر بڑے نیک ہوئے

www.emarsiya.com



باپ فرزندِ حسینؑ آپ کی ماں بنتِ حسنؑ | جدّۂ شہزادیٔ ایراں حرمِ شاہِ زمن
جدّۂ عالیہ، خاتونِ جناں، نورِ نگن | جدِّ اعلیٰ، اسد اللہ علیؑ، قلعہ شکن

دھیان تھا مورثِ اعلیٰ کو جو بے حد ان کا
اس لئے رکھا گیا نام محمد ان کا

جابرؓ انصاریٔ ذیقدر صحابیٔ نبیؐ | کہتے تھے مجھ کو خبر احمدِ مرسل نے یہ دی
یعنی عمر اتنی تجھے فضلِ خدا سے ہے ملی | پانچویں نورِ امامت کی زیارت ہوگی

جب بتائے وہ مرے نام کو نام اپنا بھی
کہنا اس لال سے میرا بھی سلام اپنا بھی

جو کہا کرتے تھے جابرؓ وہ ہوئی پوری بات | ایک دن مل ہی گئے ان کو رفیع الدرجات
دیکھیں باقرؑ میں محمدؐ کی جو موجود صفات | دل میں کہنے لگے باتیں ہیں سب انہی کی آیات

کیا جابرؓ نے جو ہمنامِ محمدؐ کو سلام
کہا باقرؑ نے تمہیں اور مرے جد کو سلام

اموی ظلم کی زد میں رہے مولاؑ ہر دم | سن تھا اڑتیس برس کا جو سہا درد و غم
باپ کا سایہ اٹھا سر پہ گرا کوہِ الم | گئے سجادؑ بھی دنیا سے سوئے قصرِ ارم

رات دن محوِ عبادت میں رہا کرتے تھے
اور امامت کے فرائض بھی ادا کرتے تھے

زندگی آپ بسر کرتے تھے خاموش مگر | اموی رکھتے تھے مولاؑ پہ عداوت کی نظر
جب کبھی پڑتی کوئی تازہ مصیبت سر پہ | درِ باقرؑ پہ چلے جاتے تھے دشمن اکثر
جو بلا آتی تھی اسلام پہ رد کرتے تھے
وقت پر خون کے پیاسوں کی مدد کرتے تھے

قیصرِ روم سے بگڑا جو ولیدِ اموی | ابن اب رُخ کی مہر اُس نے مٹانی چاہی
اپنی اشیاء پہ لگاتے تھے جسے عیسائی | دی مسلمانوں کو قیصر نے نرالی دھمکی
سارے ذی فہم مسلمان پریشان ہوئے
سکّے سے دین کی تحقیر کے سامان ہوئے

سکّہ عیسائی کا چلتا تھا مسلمانوں میں | سنسنی پھیلی تھی اسلام کے ایوانوں میں
ٹال سکتا تھا بلا کوئی نہ فرزانوں میں | پھر بھی باقرؑ تھے شریعت کے نگہبانوں میں
اس مصیبت کو بھی یوں ٹال دیا باقرؑ نے
سکّہ اسلام کا خود ڈھال دیا باقرؑ نے

شام کے تخت پہ ہشام کو قبضہ جو ملا | اس نے بھی حضرتِ باقرؑ پہ ستم ڈھایا
پاس بلوا کے مدینے سے باندازِ جفا | تین دن تک تو ملاقات کا موقع نہ دیا
پھر بلایا سرِ دربار ستانے کے لئے
دی کماں آپ کو بھی تیر چلانے کے لئے

www.emarsiya.com



عذر جو کچھ کیے مولاؑ نے نہ مانا بے پیر | آپ نے ایک نشانے پہ لگائے نو تیر
غرقِ دریائے تحیر ہوا دربارِ امیر | اپنے اس طرزِ عمل سے ہوا شرمندہ شریر
دھیان تھا حضرتِ باقرؑ کو سبک کرنے کا
ہوا ساماں اسی کافر کو سبک کرنے کا

بات جب مسئلۂ آلؑ و امامت پہ ہوئی | شہ نے ہشام کی ہر طرح تشفی کر دی
کی جو انسان کے انجام کی تصویر کشی | اپنے کردار سے شرما کے بہت رویا شقی
منفعل ہو کے لعینِ ازلی نے بھیجا
باادب حضرتِ باقرؑ کو مدینے بھیجا

کربلا کو جو حسینؑ ابنِ علیؑ گھر سے گئے | تین ہی سال کے اس دم تھے یہ ماں کے چہیتے
تین دن دشتِ مصیبت میں پیاسے بھی رہے | لٹتے آتے ہوئے جلتے ہوئے خیمے دیکھے
غم اٹھائے حرمِ شاہِ مدینہ کے ساتھ
کھائے دُرّے بھی طمانچے بھی سکینہؑ کے ساتھ

آہ وہ شامِ غریباں کا بھیانک منظر | اک طرف لاشے شہیدوں کے پڑے تھے بے سر
اک طرف ریت پہ بے غش تھے حرمِ پیمبرؐ | سر پہ بے وارثوں کے گرتی تھی خاک اڑ اڑ کر
سارے کنبے کو گرفتارِ بلا بھی دیکھا
طوق سے باپ کا مجروح گلا بھی دیکھا

ماں، بہن، بھیّا، پھپھیوں کی جاں‌نکاہ تھی عریانی | سامنے آنکھوں کے سر ننگے تھی وہ اوری ننانی
سہم کر پیاس میں بچوں نے نہ مانگا پانی | بے خطا پھر بھی ستاتے تھے ستم کے بانی

بے ردا کوچہ و بازار میں لیکر پہنچے
کوفہ و شام کے دربار میں لیکر پہنچے

سال بھر کنبے کے ہمراہ یہ زنداں میں رہے | کربلا پھر سرِ شبیرؑ کے ہمراہ گئے
فاتحہ سے ہوئے فارغ تو مدینے پہنچے | سب کے ساتھ اپنے بزرگوں کیلئے روتے تھے

ستم و جور کا ایک اور قرینہ دیکھا
اموی ظلم سے تاراج مدینہ دیکھا

دل میں ہشام جو باقرؑ سے بہت جلتا تھا | زہر آلود انہیں زین کا تحفہ بھیجا
اور حاکم کو مدینے کے یہ تاکید لکھی | جلد کر کام تمام ان کا بلا زہر دغا

وار کر ہی گیا وہ بانیٔ شر مولاؑ پر
زہر کا ہو گیا فی الفور اثر مولاؑ پر

سخت تکلیف میں حضرت نے گزارے کچھ دن | ہو سکی زہرِ ہلاہل سے نہ صحت لیکن
غم سے بسمل تھے مدینے کے جوان او رسن | اٹھا احسان فراموش کے ہاتھوں محسن

غم سے ہر چیز سیہ پوش نظر آتی تھی
عرش تک گریہ و ماتم کی صدا جاتی تھی

www.emarsiya.com



ان کی رحلت پہ سب اللہ کے عاشق روئے | انس و جن روتے سب افرادِ خلائق روئے
اپنا دل تھام کے جب جعفرِ صادقؑ روئے | ان کے اس رونے پہ کفار و منافق روئے

زندگی دکھ میں گزاری، غمِ بے حد پایا
پہلوئے سیدِ سجادؑ میں مرقد پایا

حق پرستوں کو بجا ہوتا ہے اس بات کا غم | دشمنوں پر بھی کرم کرتے تھے جو اہلِ کرم
ان نبیؐ زادوں پہ کرتے تھے مسلمان ستم | دل میں ہے درد بس اب رُک گیا اپنا قلم

یہ دعا کر کہ خدا غم سے چھڑا دے جلدی
زائرِ شبّر و شبیر بنا دے جلدی